جاوید غامدی تاریخ فکر اسلامی کے زعیم : زنیم یا ختار

زاہدالراشدی صاحب کے جانشین علامہ عمار ناصر جواب غامدی صاحب کے روحانی سجادہ نشین بن چکے ہیں۔ ان کی روایت شبیر میواتی کے ذریعے ساحل تک پہنچی کہ ''ان کے پیرو مرشد غامدی صاحب کو لفظ اصلاحی بہت پسند تھا لیکن وہ مدرسۃ الاصلاح سے فارغ التحصیل نہیں تھے لہٰذا انھوں نے غامدی کنیت اختیار کی جو اصلاحی کا مترادف ہے''۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ نہ غامدی صاحب کو عربی آتی ہے نہ ان کے جانشین عمار ناصر کو۔ المیہ ہے کہ حضرت مولانا سرفراز صفدر خان کا پوتا حرم سے نکل کر دیر پہنچ گیا اور اس کفر پر حرم میں سناٹا رہا۔ ساحل نے غامدی صاحب کی خدمت میں مئی کا ساحل اور چند خطوط روانہ کیے جس کا جواب یہ ملا کہ آپ اپنا کام کریں ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ دھمکی بھی ملی کہ ساحل کے خلاف عدالت سے حکم امتناع حاصل کیا جا رہا ہے۔ جب دلیل ختم ہو جائے اور اپنے دفاع میں کہنے کے لیے کچھ باقی نہ بچے تو عدالتوں کی پناہ حاصل کی جاتی ہے لیکن غامدی صاحب کو معلوم نہیں کہ تاریخ میں عالم پناہ کہلائے جانے والے اِدھر اُدھر پناہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ انھوں نے انسانی حقوق کے منشور Human Right Dectraction کو اسلامی قرار دے کر اہل عالم کو اس پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے جب کہ مذہب انسانیت کا یہ دستور وحی الٰہی یا سنت محبوب الٰہی سے اخذ نہیں کیا گیا بلکہ فیڈرلسٹ پیپرز اور امریکی دستور سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کی مرتّبہ امریکی صدر روز ویلیٹ کی اہلیہ ایلینا روز ویلیٹ ہیں۔ [Religion of human rights] کافرانہ فلسفہ ہے جس نے بحر و بر کو فساد سے بھر دیا اور دنیا کو ایک ایسی ہولناک جنگ میں جھونک دیا جس میں تین سو سال کے اندر مغربی اقوام کے ہاتھوں ایک ارب پچھتر کروڑ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ اس سلسلے میں کیمبرج یونیورسٹی سے شائع ہونے والی مائیکل مین کی کتاب The Dark Side of the Democracy کا مطالعہ کیا جائے۔ غامدی صاحب یہ بتا دیں کہ حقوق انسانی کے مغربی فلسفیانہ منشور کو ایک اسلامی آفاقی منشور کیسے تسلیم کیا جائے؟ عصر حاضر کے بڑے فلاسفہ کہتے ہیں کہ انسانی حقوق ایک خاص تاریخ و تہذیب سے برآمد ہوئے ہیں اور ان کو آفاقی کہنا ٹھیک نہیں ہے لیکن غامدی صاحب نے کبھی اہم مغربی فلاسفہ کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ انسان پرستی کے کافرانہ فلسفے کے لیے کانٹ نے فلسفیانہ بنیادیں فراہم کیں۔ اس کے خیال میں Metaphysic انسانی خود مختاری میں حائل ارادہ انسانی کی تحدید، اور انسان کے عقل کل ہونے کی نفی کرتی ہے۔ لہٰذا اس کا انکار ضروری ہے۔ کانٹ نے بتایا کہ انسان کو صرف اپنی اتباع کرنی چاہیے۔ کانٹ کی نظر میں سب سے ذلیل انسان وہ ہے جو اپنے نفس کے سوا کسی اور کے سامنے سر جھکائے خواہ وہ خدا ہی کیوں نہ ہو۔ ارادہ الٰہی کوئی خیر نہیں اصل خیر ارادہ انسانی ہے۔ اخلاقیات کی بنیاد ارادۂ الٰہی یا فطرت نہیں بلکہ ارادۂ انسان ہے۔ انسان صرف اپنے بنائے ہوئے قوانین کا فرماں بردار ہے اس کے سوا کوئی فرماں برداری جائز نہیں۔ غامدی صاحب انسانی حقوق کو اسلام سے ثابت کر رہے ہیں انھیں یہ بھی نہیں معلوم کہ مغرب کے بڑے بڑے فلاسفہ نے حقوق انسانی کے منشور کو آفاقی [Universal] تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ غامدی صاحب فرماتے ہیں کہ مغرب اسلام کے قریب آ رہا ہے۔ اس خطیبانہ دعوے کی تحقیق کے لیے ہم نے انگریزی زبان کی تاریخ اور لغات سے رجوع کیا تو ہولناک صورت حال سامنے آئی۔ مغرب نے ایک نئے انسان، ایک نئی عورت، ایک نئی کائنات، ایک نئے خدا اور نئے زمین و آسمان پیدا کیے جو قدیم سے سراسر مختلف تھے۔ اس نئی دنیا میں تمام علوم نقلیہ جہالت قرار دیئے گئے۔ مابعد الطبعیات ہی تبدیل ہو گئی تو الفاظ، جملے، محاورے، تراکیب، کہاوتیں، حکایتیں، اصطلاحات بھی تبدیل ہونے لگیں اور تخلیق بھی ہونے لگیں، نئے نئے محاورے ایجاد ہونے لگے۔ گزشتہ سو برس میں انگریزی زبان میں جو بے ہودہ محاورے، تراکیب ایجاد اور رائج ہوئیں ان کی مختصر فہرست کو پڑھتے ہوئے سلیم الطبع لوگوں کو قے آنے لگتی ہے۔ ایسی غلیظ اور ذلیل تہذیب تاریخ میں کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ جاوید غامدی صاحب اس لغت کا مطالعہ کرنے کے بعد ارشاد فرمائیں کہ کیا مغربی تہذیب اسلام کے قریب آ رہی ہے یا قیامت کے قریب جا رہی ہے۔

کانٹ مذہب انسان پرستی اور خدا دشمنی کا بانی

انگریزی کی اصطلاحات محاورے جنھیں پڑھ کر تے آئے

جناب جاوید غامدی کے نام ساحل کے پانچ خطوط

مغربی فلسفہ: جو اپنے نفس کا تابع نہیں وہ انسان نہیں